مرتب: مولانا حافظ عرفان الحق اظہار حقانی* (قسط ۵۵)

عہد طالبعلمی میں مولانا سمیع الحق مدظلہ کے علمی منتخبات

۱۹۸۱ء کی ڈائری

عم محترم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم آٹھ نو سال کی نوعمری سے معمولات کی ڈائری لکھنے کے عادی تھے۔ان ڈائریوں میں آپ اپنے ذاتی اور عظیم والد شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کے معمولات شب وروز اور اسفار کے علاوہ اعزّہ و اقارب، اہل محلّہ و گردو پیش اور ملکی و بین الاقوامی سطح پر رونما ہونے والے احوال و واقعات درج فرماتے۔ آپکی اولین ڈائری ۱۹۴۹ء کی لکھی ہوئی ہے۔جس سے آپ کا ذوق اور علمی شغف بچپن سے عیاں ہوتا ہے۔احقر نے جب ان ڈائریوں پر سرسری نگاہ ڈالی تو معلوم ہوا کہ جابجا دوران مطالعہ کوئی عجیب واقعہ، تحقیقی عبارت، علمی لطیفہ، مطلب خیز شعر، ادبی نکتہ، اور تاریخی عجوبہ آپ نے دیکھا تو اسے ڈائری میں محفوظ کرلیا۔اس پر دل میں خیال آیا کہ کیوں نہ مطالعہ کے اس نچوڑ اور سینکڑوں رسائل اور ہزارہا صفحات کے عطر کشید کو قارئین کے سامنے پیش کیا جائے جس سے آئندہ آنے والی نسلیں اور اسیرانِ ذوقِ مطالعہ استفادہ کرسکیں۔تاہم یہ واضح رہے کہ نہ تو یہ مستقل کوئی تالیف ہے اور نہ ہی شائع کرنے کے خیال سے اسے مرتب کیا گیا ہے۔اسلئے ان میں اسلوب کی یکسانیت اور موضوعاتی ربط پایا جانا ضروری نہیں...... (مرتب)

مولانا عبدالحلیم زروبوی کا دورہ بلوچستان اور علماء کو اشتراکیت ولادینیت کے خلاف مجتمع کرنا:

۹ اگست ۸۱ء: دارالعلوم کے بزرگ اور معمر استاد حدیث وتفسیر حضرت مولانا عبدالحلیم زروبوی مدظلہ فضلاء بلوچستان کے پرزور اصرار پر تعطیلات رمضان میں بلوچستان تشریف لے گئے ۔ کوئٹہ، چمن ، پشین اورزیارت وغیرہ میں قیام کیا۔سینکڑوں فضلاء دارالعلوم سے ملاقاتیں ہوئیں اور وہاں کے دینی وعلمی حالات پر ان حضرات کی راہ نمائی کی۔حضرت مولانا مدظلہ نے اپنے دورہ میں اشتراکیت اوراشتراکیت نواز ودیگر لادینی عناصر کے بڑے خطرات محسوس کئے۔فضلاء وعلماء میں تنظیم وربط کی کمی کا بھی شدت سے احساس کیا۔

میرے نام ان کے گرامی نامہ سے یہ اقتباس سارے اہل درد کودعوت غور وفکر دیتا ہے مولانا لکھتے ہیں:

یہاں آکر محسوس ہوا کہ کمیونسٹوں کا اثر زیادہ اور منظّم ہے خصوصا چمن میں لہٰذا میں نے وہاں تمام فضلاء حقانیہ کوجمع کیا اورانہیں ترغیب دی کہ یہاں آپ کی تنظیم کی زیادہ ضرورت ہے ۔آپ انفرادی طور پر اسلام کی کوئی خدمت نہیں کرسکے۔جبکہ آپکے مقابلہ میں فرق ضالہ منظّم ہیں۔خاص کرکے چمن میں

(جوافغانستان کیساتھ پاکستان کا سرحدی شہر ہے) بچوں کوصحیح تعلیم کی ضرورت ہے ۔ ورنہ اسکولوں ، کالجوں میں خالی الذہن بچے جا کر بے دین ہوجائیں گے ۔ کوئٹہ کالج میں کمیونسٹوں کی بڑھتی ہوئی طاقت کا یہ حال ہے کہ سنا ہے تقریباً چھ ماہ تک روسی جھنڈا لہراتا رہااور اسلام مردہ باد کے نعرے لگائے جاتے رہے ۔ اسی طرح مقام زیارت میں عیسائیوں کی تبلیغ زوروشور سے ہورہی ہے ۔ وہاں اگرچہ سردی زیادہ ہے اورمیری صحت متحمل نہیں لیکن پھر بھی وہاں جانے کا خیال ہے کہ وہاں فضلائے حقانیہ کومقابلہ کیلئے بحثیت اجتماعی مستعد کیا جائے ۔اس غرض سے پشین بھی جانا ہوگا۔"

حضرت زروبوی مدظلہ ۵رشوال کوواپس تشریف لے آئے ہیں اورانشاء اللہ اپنی مفصل رپورٹ اور تاثرات قلم بند کریں گے۔

احاطہ مدنیہ کی تکمیلی عمارت پر کام کا آغاز

۱۳راگست ۸۱ء: دورۂ حدیث شریف کے طلبہ کے ہاسٹل احاطہ مدنیہ کامغربی حصہ نامکمل تھااوران طلبہ کوقیام میں دقت پیش آتی رہی ۔ اب ۱۳ راگست کوحضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے دیگر اساتذہ کی موجودگی میں اس تکمیلی حصہ کاسنگ بنیاد رکھا۔اللہ کے فضل وکرم اوراہل خیر کی امداد کی توقع پراس کی تعمیر بھی شروع ہوگئی ہے۔اس بلاک میں ۹ کمرے طلبہ کی رہائش کیلئے ہونگے اورزیریں حصہ میں طلبہ کیلئے غسل خانہ اوربیت الخلاؤں کاسلسلہ ہوگا۔

مولانا محمد شریف جالندھریؒ اور مولانا سید امین الحق طوروؒ کی جدائی

دنیائے علم وفضل پچھلے دنوں دوقیمتی شخصیتوں سے محروم ہوگئی ۔حضرت مولانا خیرمحمد صاحب مرحوم بانی خیرالمدارس ملتان کے قابل وصالح فرزند اورمدرسہ خیرالمدارس کے مہتمم حضرت مولانا محمد شریف صاحب جالندھری نے بحالت ،سفرحج آقائے دوجہان صلی اللہ علیہ وسلم کی چوکھٹ پرمدینہ طیبہ میں پیغام اجل پر لبیک کہااور جنت البقیع کے رشک جنت زمین میں آسودۂ راحت ابدی ہوئے ۔مرحوم کی وفات جہاں ایک عالم کی وفات ہے وہاں ایک گرانقدر دینی ادارہ اپنے سربراہ سے محروم ہوا۔مرحوم سادگی اور بےنفسی تواضع ومسکنت میں اپنے بزرگوں کانمونہ تھا۔

دوسرا حادثہ ہمارے علاقے کے ایک جید محقق اور جری عالم وفاضل شخصیت حضرت مولانا سید امین الحق فاضل دیوبند طوروضلع مردان کی جدائی کا ہے ۔ مرحوم عرصہ سے صاحب فراش تھے۔ ہرایک کوجانا ہے جلد یابدیرغنیمت ہے کہ جن کی حیاتِ مستعار کے لحات وانفاس دین حق کے کام آجائیں اورمولانا نے خطابت وتدریس کے ساتھ قلم وقرطاس کی شکل میں بھی اس کاحق اداکیا وہ کئی فاضلانہ کتابوں اورمقالات کے مصنف بھی تھے، ماہنامہ الحق کے ابتدائی سالوں میں اس کے مقالہ نگاربھی رہے

دعا ہے کہ حق تعالیٰ مرحومین کو ان کی خدمت علمی و دینی اور حمیت حق کا صلہ اس عالم جاودانی میں عطا فرماوے جہاں اس صلہ سے بڑھ کر کوئی دولت ونعمت نہیں ہوسکتی۔ والله يقول الحق وهو يهدى السبيل

حکومت کا شیخ الحدیث مدظلہ کی علمی دینی خدمات پر سول اعزاز ''ستارہ امتیاز'' دینا

۱۴۔اگست کو ریڈیو، ٹی وی اور اخبارات کے ذریعہ اطلاع ہوئی کہ صدر پاکستان کی طرف سے دینی و تعلیمی خدمات کے طور پر حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ مہتمم دارالعلوم حقانیہ کو سول اعزاز (ستارہ امتیاز) دیا گیا، یہ ایک گونہ دارالعلوم کی خدمات کا بھی اعتراف ہے، اس لئے پورے حلقہ دارالعلوم میں اس پر اظہار مسرت کیا گیا۔

۱۴؍اگست ۱۹۸۱ء کو یوم آزادی کے موقع پر صدر پاکستان جناب جنرل محمد ضیاء الحق صاحب کی طرف سے حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب بانی دارالعلوم حقانیہ کو ان کے علمی و دینی خدمات کے اعتراف کے طور پر ''ستارۂ امتیاز'' دینے اعلان کیا گیا۔ستارۂ امتیاز اعزازی تمغوں میں ایک بہت بڑا سول تمغہ ہے ۔ یہ اعلان ریڈیو، ٹیلی وژن کے ذریعہ ہوا اور ہم لوگوں کو بھی ان ذرائع ابلاغ ہی سے اس کا علم ہوا۔ اس سے قبل نہ ہمیں اسکی کوئی اطلاع تھی نہ کوئی مشورہ لیا گیا، نہ ایسے تحسینی امور میں اجازت لینے کی ضرورت ہوتی ہے ۔ فطری طور پر اعتراف وتحسین کے اس مظاہرے پر دارالعلوم اور حضرت شیخ الحدیث مدظلہ سے وابستہ ہزاروں تلامذہ ومعتقدین کو خصوصا اور ایک خادمِ دین متین سے محبت رکھنے والے دینی ورد سے سرشار عامۃ المسلمین کو عموماً قلبی مسرت ہوئی اور تبریک وتہنیت کے بے شمار پیغامات موصول ہونے لگے یہ مسرت اور تبریک اس حد تک تو بجا ہے کہ حکومت کے اس اقدام سے دین اور اہل دین کے قدر افزائی اور دینی خدمات کے اعتراف وتحسین کا پہلو عیاں ہوتا ہے ۔ جسے اسلام کے نام پر قائم کیا گیا ہے یہ ملک ایک طول اور طویل عرصہ تک محروم رہا۔ یہ رسمی قدر افزائیاں بھی اگر ہوتی رہیں تو فن وکلچر آرٹ وثقافت کے نام پر ان طبقوں کی جن کی اس ملک کے مقصدِ قیام بلکہ انسانی قدروں تک سے کوئی مناسبت نہ ہوتی ۔علم ودین سے وابستہ مخلص طبقوں کی مختلف طریقوں سے قدر افزائی ، تحسین واعتراف اور حق بحقدار رسید کی روایتیں بالکل نئی ہیں جس کی بنیادیں پچھلے دوچار سالوں میں رکھی جارہی ہیں۔ اس اعتبار سے ایسے اقدامات نہایت تحسین وتشکر اور حوصلہ افزائی کا موجب ہونے چاہئیں کہ دیر آید درست آید ۔آخر کچھ تو اس کا عملی احساس شروع ہوچکا ہے اور اصل احترام واکرام تمغوں اور اعزازات کے مستحق یہی مخلص اہل دین ہیں کہ العزة لله والرسوله وللمؤمنين

لیکن ایک پہلو اور ہے کہ تاریخ اسلامی کے ہر دور میں دین اور علوم نبویہ کی خدمت کرنے والے افراد، جماعتوں اور ملت اسلامیہ کی سرخروئی سے سرشار اور نشاۃِ ثانیہ کیلئے مصروفِ کار خدامِ دین کا مطمح نظر ہر گز ہرگز یہ ظاہری شان وشوکت عہدے ومناصب اور دنیوی اعزازات واکرامات نہیں رہا۔

دنیوی اعزازات اللہ والوں کی نظر میں

ان کی نظر ہمیشہ اجر آخرت پر ہوتی ہے وہ جس وراثت نبوت کے حامل ہوتے ہیں ان کے مورثین علیہم الصلوۃ والسلام کا اعلان ہمیشہ یہی رہاہے وما اسئلك عليه من اجر ان اجرى الا على رب العالمين وہ ہر قسم کے اجر ومزد کی امید سے بے نیاز اجر آخرت پر نظر رکھتے ہوتے ہیں۔ دنیا کا بڑے سے بڑا اجر ومنصب جس کے مقابلہ میں پرِ کاہ کی حیثیت ہی نہیں رکھتا۔ ان کی ساری جدوجہد وعزیمت، جہاد وعمل اور کدوکاوش کا مقصود ومطلوب رضائے مولیٰ ہوتی ہے۔

نیم شب کی حلاوت کے مقابلہ میں ہفت اقلیم ہیچ

وہ دنیاجہان کی حکومت وسلطنت سے بھی یہ کہہ کر صرف نظر کردیتے ہیں کہ اتمدونني بمال فمآاتاني الله خير ممآاتاكم بل انتم بهديتكم تفرحون وہ ہفت اقلیم کو بھی متاع الدنیا قلیل سمجھتے ہیں کہ اصل اجر اجر اخروی ہے، ولاجر الاخرة خير وابقى اقلیم نیم شب کی حلاوت وطمانیت سوز وساز اور قرب وصال کی لذتیں ملک نیم روز کو ان کی نگاہوں میں حقیر بنادیتی ہیں ایسے لوگ اپنی ذات میں ایک جنت سموئے ہوتے ہیں جن کی وسعت وپنہائیوں کے مقابلہ میں دنیا کی ساری وسعتیں ہیچ ہیں ان فی الدنیا جنةً من لم يدخلها لم يدخل جنت الاخرة اور دنیا کی یہ چندروزہ رعنائی اور آب وتاب ان کی نگاہوں کو خیرہ نہیں کرسکتی کہ

ستم ہست گرہوست کشد　　　که به سیرد سرد چمن در آ
توز غنچہ کم نہ دمیدۂ　　　درِ دلکشا بہ چمن در آ

کتنے گھاٹے اور خسارے میں ہوں گے وہ جن کی ساری دینی تگ ودو کا مطلوب ومقصود دنیائے فانی کا یہ چندروزہ شان وشوکت اور نام ونمود بن گیا ہو اور اس کے لئے وہ دین جیسی متاع گرانمایہ کو ثمن نجس بنادیں اور کائنات کی سب سے قیمتی دولت کو دنیائے حقیر پر نثار کریں۔ ہمارے اکابر دعوت وعزیمت کی ہمیشہ یہ سنت رہی ہے کہ دین کی راہ میں وہ نہ کسی اجر وتحسین کے طلبگار رہے نہ کسی کی طعن وتشنیع اور مزاحمت ان کے پائے صبر وثبات کو لغزش دے سکی۔ راہِ عمل میں نہ تو پتھر اور کانٹے ان کے دامن کو الجھا سکے اور نہ اعزاز واکرام کی سیج انہیں منزل مقصود سے غافل کرسکی بلکہ وہ ہر دم جوش عمل سے سرشار اصل کامیابی اور دائمی اجر کی

طرف گامزن رہے۔

الحمدللہ کہ حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کی ذات بھی اپنے اکابر اسلاف کا ایک حسین نمونہ ہے وہ نہ تو اپنی ذات کو ان چیزوں کا سزاوار سمجھتے ہیں نہ اپنی خدمات کو اس اعتناو اکرام کا مستحق ، بے شک اللہ تعالیٰ نے انہیں تعلیمی و دینی دعوتی اور اصلاحی میدانوں میں بے بہا توفیق سے نوازا جس کے عہد ساز اور عہد آفرین نتائج ظاہر ہو رہے ہیں اور آگے چل کر اور ظاہر ہوں گے لیکن اگر اس کی کوئی قیمت اور صلہ مل سکتا ہے تو خدائے رب العالمین کی بارگاہ ہی سے ہوسکتا ہے دنیا کا ایسا کوئی اعزاز اور تمغہ خود اس اعزاز کا اعزاز ہوتا ہے اور بلا شبہ اس عظیم سول اعزاز کی اتنی عزت افزائی کبھی نہ ہوئی ہوگی جو ایسے اکابر علم و فضل سے نسبت قائم ہوجانے سے ہوئی۔

صدارتی ایوارڈ پر حضرت شیخ الحدیث کا صدر کو جوابی پیغام

حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کی طرف سے اس صدارتی ایوارڈ پر صدر پاکستان کو جو پیغام شکریہ بھیجا گیا اس میں بھی تواضع وعبدیت اور اصل قدر و منزلت اجر آخرت کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔ جس کا متن یہ ہے۔

’’یوم آزادی پر مجھ جیسے ناچیز اور گمنام شخص کو ستارۂ امتیاز جیسے معزز ایوارڈ سے نوازنا آپ کے دین پروری اور علم نوازی کا واضح ثبوت ہے۔ آپ کے دور میں دینی علم اور اہل علم کی قدردانی کے لائق تقلید روایات قائم ہوگئی ہیں۔ میں نے کچھ بھی دین کی خدمت نہیں کی اگر حقیر خدمت کی بھی ہے تو میرا کمال نہیں محض اللہ کا کرم ہے مگر اس کا اصل اجر دار آخرت میں ملنے کی تمنا ہے پھر بھی ناسپاسی ہوگی اگر اس ذرہ نوازی کا شکریہ ادا نہ کروں اللہ تعالیٰ آپ کو دینی خدمات کی توفیق دے۔ صحیح رہنمائی سے نوازے اور اس کا اجر بھی آخرت میں عطا فرمادے۔ آمین‘‘

O

تعلیمی سال کا آغاز اور مولانا فضل الٰہی صاحب کا تقرر

۲۳ شوال ۱۴۰۱ھ الموافق پیر ۲۴ اگست ۸۱ء: ۱۰ شوال المکرّم سے نئے تعلیمی سال کا آغاز ہوا، طلبہ جوق در جوق آرہے ہیں اور داخلے جاری ہیں۔ درس نظامی کے اعلیٰ درجات کیلئے ایک نئے جید اور بزرگ عالم دین حضرت مولانا فضل الٰہی المعروف بہ شاہ منصور صاحب حق صاحب کی تقرری بھی ہوچکی ہے۔

پیر ۲۳ رشوال کو حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے ایک بڑی تقریب میں درس ترمذی شریف سے اسباق کا افتتاح فرمایا، حضرت والد صاحب مدظلہ سال سابق کی طرح ان شاء اللہ اس سال بھی ترمذی اور بخاری

شریف کے کچھ حصے خود پڑھائیں گے۔

شعبۂ حفظ وتجوید کی تعمیر کی تکمیل کے بعد آغاز

ایک مستقل دارالحفظ والتجوید کے قیام اورشایان شان تعمیر کا سلسلہ پچھلے سال سے جاری ہے۔ یہ تعمیر لاکھوں روپے سے بحمدللہ مکمل ہوکر دعوت نظارہ دے رہی ہے۔ اب اس کی روغن اور سفیدی وغیرہ ہورہی ہے اوراس شعبے کیلئے قراء وحفاظ کی بطور اساتذہ تقرری ہوچکی ہے اورطلبہ کا داخلہ ہورہا ہے،اس ماہ کے آخر تک یہ شعبہ ان شاءاللہ کام شروع کردے گا۔

اساتذہ جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کی آمد،خطاب اوراجازت حدیث کا لینا

۲۴ شوال ۱۴۰۱ھ/۲۴ اگست ۱۹۸۱ء جامعہ اسلامیہ مدینہ طیبہ کے ممتاز اساتذہ و مشائخ کا ایک معزز وفد دارالعلوم میں تشریف فرما ہوا۔ یہ وفد افغان مہاجرین کے کیمپوں میں دینی تعلیم و تربیت کیلئے علماء کی ٹریننگ اورتقرری کے سلسلہ میں پشاور آیا تھا۔معزز اور قابل احترام مہمانوں کا یہ وفد نماز مغرب سے قبل دارالعلوم پہنچا۔حضرت والد ماجد شیخ الحدیث مدظلہ اور دیگر اساتذہ وطلبہ نے مسجد میں ان کا خیر مقدم کیا۔ نماز مغرب وفد کے ایک ممتاز رکن شیخ صالح بن سعد السحیمی نے پڑھائی اس کے بعد دفتر اہتمام میں حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کے ساتھ نشست ہوئی۔ علماء نے ازراہ علم پروری اور سعادت علمی کے حصول کے جذبے سے آتے ہی یہ اصرار شروع کر دیا تھا کہ حضرت شیخ الحدیث ہمیں احادیث کی تمام کتابوں کی اجازت عطا کریں۔ حضرت ازراہ تواضع بے حد انکار کرتے رہے مگر بالآخر مہمانوں کے اصرار پر حضرت مدظلہ نے ان تمام مشائخ کو اجازت سند احادیث سے نوازا۔ مہمانوں کی خواہش تھی کہ اس طرح ہمیں مشائخ کبار پاک و ہند اور علماء دیوبند سے نسبت تلمذ قائم ہو جائے۔ بعد میں مہمانوں کی خواہش پر یہ مشافہاتی سندِ حدیث اور اجازت تحریری طور پر لکھ کر ہر ایک مہمان کو الگ الگ دیا گیا۔نماز عشاء سے قبل احقر نے اپنے مکان میں وفد کو عشائیہ دیا۔نماز عشاء کے بعد مسجد دارالعلوم کے وسیع صحن اور نورانی ماحول میں ان علماء کا عالمانہ خطاب ہوا۔ خطاب سے قبل دارالعلوم کے قدیم فاضل و مدرس مولانا شیر علی شاہ (حال جامعہ اسلامیہ مدینہ طیبہ) نے عربی میں ایک وقیع اور پرازمعلومات سپاسنامہ پیش کیا۔جس میں دارالعلوم کے مختلف گوشوں پر سیر حاصل روشنی ڈالی گئی تھی اور علماء دیوبند کی علمی و دینی خدمات کا ذکر تھا۔ دکتور ربیع ہادی استاذ الحدیث جامعہ اسلامیہ مدینہ اور شیخ صالحالسحمی استاذ العقیدۃ جامعہ اسلامیہ مدینہ کی علمی فوائد پر مشتمل تقریریں ایک گونہ علماء دیوبند اور علماء نجد کے درمیان باہمی افہام وتفہیم کی آئینہ دار تھیں اور بعض ایسے شکوک و خدشات کا ازالہ بھی مقررین کرنا چاہتے تھے جو معاندین نے پھیلا رکھی

ہیں۔ دارالعلوم میں کل تعلیمی سال کا افتتاح ہونے والا تھا۔ یہ ایک غیر رسمی افتتاحی تقریب بن گئی جو طلبہ کیلئے ایک نیا تجربہ اور ذوق وشوق علمی کا ذریعہ بن گئی۔تقریب میں حضرت شیخ الحدیث اور دیگر اساتذہ آخر تک موجود رہے۔ رات گیارہ بجے یہ مجلس ختم ہوئی۔معزز مہمانوں نے دارالعلوم کے کردار پر اپنی گہری محبت اور حیرت کا اظہار کیا اور کہا کہ اتنے عظیم ادارہ کو دیکھ کر ہم حیرت و مسرت کے ملے جلے جذبات لے کر جا رہے ہیں۔ وفد کے ارکان نے دارالعلوم کی کتاب الآراء میں اپنے تاثرات بھی قلم بند فرمائے۔اس جماعت میں جو حضرات شریک تھے ان کے اسماء گرامی یہ ہیں:

(۱) الشیخ الدکتور ربیع ہاوی استاذ الحدیث جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ
(۲) الشیخ صالح السحیمی استاذ العقیدۃ (۳) الشیخ محمد محمد الشریف استاذ الحدیث
(۴) الشیخ احمد علی طہ ریان استاذ الفقہ (۵) الشیخ الدکتور بابکر البدوی وشین استاذ اللغۃ العربیۃ
(۶) الشیخ محمد نور الخلیفہ مدرس بمعہد الجامعۃ الاسلامیہ (۷) الشیخ محمد سعد السحیمی۔

☆ ۲۶، اگست ۲۶ شوال کو جامعۃ العلوم الاسلامیہ ویسٹریج راولپنڈی کی افتتاحی تقریب میں مدرسہ کے مہتمم مولانا محمد اسحاق صاحب کی دعوت پر احقر نے شرکت کی اور علم دین کی اہمیت پر خطاب کی۔

مشاہیر علماء وزعماء کی پاکستان آمد

دارالعلوم میں ہر وقت مشاہیر علم اور زعماء ملک وملت کی آمد جاری رہتی ہے۔ ان ایام میں بھی حضرت شیخ الحدیث کی زیارت کیلئے آنے والے چند ایک حضرات کے اسماء یہ ہیں۔

۲۷ اگست، ۲۷ شوال کو حضرت مولانا عبداللہ درخواستی مدظلہ امیر نظام العلماء مختصر قیام کیلئے دارالعلوم تشریف لائے اور طلبہ سے خطاب فرمایا، ۲۸، اگست کو جناب ارباب سکندر خان سابق گورنر سرحد مع رفقاء تشریف لائے۔نماز جمعہ حضرت شیخ الحدیث کے ساتھ حضرت کی مسجد میں میری اقتداء میں پڑھی اور حضرت کی عیادت کی۔ ان کے علاوہ سرحد کے وزیر اوقاف مولانا عبدالباقی صاحب، مولانا قاضی زاہد الحسینی صاحب اٹک، مولانا محمد اشرف صاحب پشاور یونیورسٹی، جناب محترم محمد اجمل خان لغاری اجمل باغ، جناب قاری عزیز الرحمٰن صاحب ریاست سوات وغیرہ بھی رونق دارالعلوم بنے۔

ملک عبدالعزیز یونیورسٹی جدہ کے طلبہ کی آمد

۲ ذیقعدہ ۱۴۰۱ھ مطابق یکم ستمبر ملک عبدالعزیز یونیورسٹی جدہ سعودی عرب کے تقریباً پچاس طلبہ پر مشتمل وفد دارالعلوم کے معائنہ کے لئے آیا۔ یہ گروپ کئی اسلامی ممالک کے مطالعاتی دورہ کے اختتام پر پاکستان آیا تھا

اوراس میں عموماً سعودی عرب کے ممتاز خاندانوں کے چشم و چراغ شامل تھے۔احقر نے دارالعلوم پہنچنے پر ان کا خیر مقدم کیا۔ دارالحدیث میں طلبہ واساتذہ کی ترحیبی تقریب میں مولانا شیر علی شاہ صاحب نے مؤثر اور پر جوش خطاب فرمایا اور مہمان طلبہ کو ہمارے ہاں کے درس وتدریس کے قدیم نظام، مقاصد اور جذبات دینی کا ذکر کیا اور یہ کہ یہ لوگ کس خلوص سے تحصیل علم کے بعد دین کے عظیم کاموں میں مصروف رہتے ہیں۔

جواب میں وفد کے قائد جناب مجید حریری مکی نے موثر تقریر کی۔ اس کے بعد دارالعلوم کے وسیع کتب خانہ کے ہال میں مہمانوں کی چائے سے تواضع کی گئی۔ اس دوران بھی معلومات کا تبادلہ جاری رہا۔ مہمانوں نے الشیخ محمود الحصر ی مرحوم کی مسجل قرآن مجید کا ایک سیٹ اور دیگر قابل قدر ہدایا پیش کئے۔ اتنے سارے علماء وطلباء کے متشرع شکل وصورت، علمی انہماک اور اسلامی علوم فنون کے مکمل نظام درس، یہ سب چیزیں ان حضرات کے لئے تعجب وحیرت کا باعث تھیں۔ جاتے وقت معزز مہمان طلبہ نے از خود تقریباً بیس ہزار روپے کی رقم اکٹھی کر کے دارالعلوم کو پیش کی۔ جسے دارالعلوم نے ان کی بے حد خواہش اور اصرار پر قبول کی۔ ایسے معزز مہمان طلبہ کے حالت سفر میں یہ عطیہ قبول کرنے سے ابتداءً میں بے حد انکار کرتا رہا مگر بعد میں ان کی دل شکنی کے احتمال سے یہ مبارک عطیہ دارالعلوم کے لئے باعث خیر و برکت سمجھ کر قبول کر لیا اور طلبہ کی جماعت نے نماز عصر دارالعلوم کی مسجد میں پڑھی اور بعد از عصر عازم اسلام آباد ہوئے۔

مولانا ابراہیم فانی مدرس حقانیہ کی شادی

۴ستمبر مطابق ۴ ذیقعدہ: دارالعلوم کے ایک نوجوان استاذ مولانا محمد ابراہیم صاحب فرزند مولانا عبدالحلیم صاحب مدظلہ زروبی کی شادی کی تقریب ہوئی۔ جس میں دارالعلوم سے کئی اساتذہ وطلبہ نے شرکت کی۔

تبلیغی اجتماع میں حاضری

رائے ونڈ میں تبلیغی جماعت کے عظیم سالانہ تبلیغی اجتماع منعقدہ ۱۸ تا ۲۰ ستمبر میں اس دفعہ دارالعلوم کے کئی اساتذہ اور احقر کے علاوہ طلبہ نے بھی کثیر تعداد میں شرکت کی۔

اٹک اور راولپنڈی کے مدارس کے افتتاحی تقاریب میں شرکت

۱۶ستمبر، ۱۷ ذیقعدہ کو حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے حضرت علامہ قاضی زاہد الحسینی کی دعوت پر ان کے مدرسہ جامعہ مدنیہ اٹک تشریف لے جا کر افتتاحی تقریب میں شرکت کی اور درس بخاری سے افتتاح فرمایا۔ عرب حضرات پر مشتمل تبلیغی جماعت کے اور وفد نے بھی ستمبر کے اواخر میں دارالعلوم حقانیہ میں سہ روزہ قیام فرمایا۔

افغان مجاہدین واحزاب کے زعما کی آمد اور شیخ الحدیث کی جہاد میں شرکت کی تمنا

افغان مجاہدین کی اکثر جماعتوں کا دارالعلوم اور حضرت شیخ الحدیث سے تلمذ وعقیدت کا رشتہ ہے۔

اس لحاظ سے برسر پیکار مجاہدین صف اول کے قائدین اکثر و بیشتر حضرت مدظلہٗ کی خدمت میں آتے رہتے ہیں۔ان ایام میں حرکت انقلاب اسلامی کے زعماء مولانا محمود شاہ معاون عمومی، مولانا مومن شاہ حقانی، مولانا محمد عیسیٰ حقانی، مولانا حبیب اللہ حقانی، مولانا میرا جان حقانی، حزب اسلامی خالص گروپ کے مولانا محمد یونس خالص حقانی ، جمعیۃ اسلامی کے پروفیسر برہان الدین ربانی اور حرکت انقلاب اسلامی کے منصور گروپ کے مولانا نصر اللہ منصور لئے تشریف لائے اور حضرت کیساتھ ملاقات اور تبادلۂ خیال کیا۔حضرت مدظلہ العالی نے ان وفود سے بات چیت کے دوران فرمایا کہ ہمارے علماء، فضلاء، طلباء قرآن شریف بغل میں لئے ہوئے دین کی خدمت میں تو مصروف رہے مگر یہ خواب و خیال بھی نہ تھا کہ اس ناچیز کو اللہ تعالیٰ ان حضرات کوسٹین گنوں، مارٹروں اور مشین گنوں کے ساتھ لیس اور آراستہ و پیراستہ بھی دکھائے گا اور انہوں نے روس کے سطوت و ہیبت کو خاک میں ملا دیا۔ جو انیاب الاغوال کی طرح اذہان پر چھایا تھا۔فرمایا کہ کاش میری صحت اجازت دیتی اور میں بھی ان محاذوں میں جا کر شریک جہاد رہتا۔ بعد میں ان حضرات نے دفتر الحق میں احقر کومجاہدین کی ایمانی غیرت وحمیت ونصرت خداوندی کے عجیب وغریب واقعات سنائے۔

مجلس شوریٰ کا جلسہ

۲۵رذیقعدہ ۱۴۰۱ھ مطابق ۲۴رستمبر: بروز جمعرات کتب خانہ کے وسیع ہال میں مجلس شوریٰ کا سالانہ اجلاس زیر صدارت جناب الحاج رفیع الدین صاحب جنرل منیجر آدم جی پیپر بورڈ نوشہرہ منعقد ہوا، مولانا محمد امین صاحب اور مولانا قاری سعید الرحمٰن صاحب روالپنڈی نے آغاز میں تلاوت کلام پاک فرمائی ، اس کے بعد حضرت والد ماجد شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ نے استقبالیہ کلمات میں اراکین کا خیر مقدم کرتے ہوئے علم دین اور مدارس عربیہ کی اہمیت پر روشنی ڈالی ، اس ضمن میں دارالعلوم حقانیہ کی ابتدائے تاسیس محرکات قیام دارالعلوم، پھر بتدریجی مراحل ترقی ،موجودہ ہمہ گیر اور وسیع دینی وعلمی اثرات وبرکات پر سیر حاصل تبصرہ کیا، اوراس ضمن میں آپ نے روس سے برسر پیکار حقانی فضلاء اور دارالعلوم سے مستفید علماء کے عظیم کردار، جہاد وقربانی کی سرگرمیوں پر اللہ کا شکر ادا کیا، اورانہیں خراج تحسین پیش کیا، اجلاس کے آغاز میں اس جہاد میں شہید ہونے والے حقانی شہداء کے لئے خصوصاً اور دیگر تمام شھداء کیلئے دعائے مغفرت کی گئی،اس کے علاوہ پچھلے سال وفات پانے والے مشاہیر علم وفضل اور وابستگان دارالعلوم کیلئے دعائے مغفرت اوراظہار تعزیت کیا گیا،جن میں مولانا مفتی محمود صاحب مولانا غلام غوث ہزاروی ، مولانا محمد علی سواتی مدرس دارالعلوم حقانیہ، مولانا میاں ولایت شاہ کاکا خیل رکن مجلس شوریٰ دارالعلوم شامل ہیں۔

بعدازاں حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کی طرف سے نیابۃً احقر نے نئے سال کے بجٹ کی تشریح

منظور شدہ بجٹ کی کمی بیشی کے اسباب اور سال رواں کیلئے تخمینی میزانیہ پر مشتمل ایک طویل رپورٹ پیش کی، احقر نے عرض کیا کہ ۱۴۰۰ھ میں دارالعلوم کو مختلف مدات سے نولاکھ ستاسٹھ ہزار سات سو چار روپے پینتالیس پیسے آمدنی ہوئی اور آٹھ لاکھ چوبیس ہزار دوسوسات روپے اکیس پیسے خرچ ہوئے ، سال رواں ۱۴۰۱ھ کے لئے بارہ لاکھ چورانوے ہزار نوسوترانوے روپے پچاس پیسے میزانیہ پیش کیا گیا۔

ارکان شوریٰ نے بجٹ پر تقاریر میں دارالعلوم کے تمام شعبوں کی ترقیات پر اطمینان کا اظہار کیا، اجلاس میں اساتذہ اور عملہ کے اضافۂ تنخواہ کے بارے میں بھی غور کیا گیا،اور مشاہرات میں حسب سابق اس سال بھی معقول اضافہ کیا گیا۔

حکیم الاسلام قاری طیب کے رشحات قلم دربارہ شیخ الحدیث مولانا عبدالحق

پچھلے سال دارالعلوم دیوبند کا عظیم الشان صدسالہ جشن انمٹ اثرات اور نقوش چھوڑ کر بڑے تزک واحتشام سے منعقد ہوا، اس اجتماع کی یادگار میں حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیب مہتمم ’’دارالعلوم دیوبند‘‘ ارمغان اجلاس صدسالہ کے نام سے ستر صفحات پر مشتمل ایک نظم لکھی جواسی نام سے شائع ہوگئی ہے۔

اس نظم میں دارالعلوم دیوبند کو مخاطب بنا کر اس کی خصوصی برکات اس کے مشاہیر سلف وخلف میں سے اسّی شخصیتوں کی خصوصیات اس کی مروجہ درسی غیر درسی کتب میں سے ایک سو چھ کتابوں کے اسماء وصفات، اس کے مسلک اعتدال کے امتیازات ،اس کے اجلاس صدسالہ کے حالات اور غیر معمولی انتظامات اس کے عالمگیر اور دوررس اثرات ،اس کے ذمہ دار منتظمین کے اسماء اور خدمات، ان کے حق میں ادعیہ وترحیبات اس کے معاونین کے حق میں تہنیات ،دارالعلوم کے حق میں دعاوتبریکات اور اس کی ترقیات کی تمنیات اور مہمانوں کے حق میں نیک خواہشات وغیرہ پر تفصیلی روشنی ڈالی گئی ہے ، چند اہم شخصیات کے ضمن میں حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ کے بارہ میں آپ کے رشحات فکر یہ ہیں۔

مولانا عبدالحق اکوڑوی شیخ الحدیث جامعہ دارالعلوم حقانیہ

اکوڑہ خٹک وسابق مدرس دارالعلوم دیوبند

ازاں ہم عبدحق یک شیخ حاذق — بدارالعلم بوداستاد سابق
بعلم حق زحق آراستہ شد — بااخلاق کرم پیراستہ شد
اکوڑہ شد بہ پاکستان منور — بہرلحہ برایش علم یاور
چونورش صورت محسوس بربست — ہموں دارالعلوم حقانیہ گشت

ارمغان اجلاس صدسالہ ص ۳۷

دارالعلوم اسلامیہ لکی مروت کے سالانہ اجتماع میں شرکت

۲۰/اکتوبر ۱۹۸۱ء: کواحقر نے دارالعلوم اسلامیہ لکی مروت کے سالانہ اجتماع اورنئی عمارت کی رسم تاسیس میں شرکت وخطاب کیا، اس سفر میں فضلاء حقانیہ، کا قائم کردہ مدرسہ دارالعلوم حلیمیہ درہ پیزو کا بھی معائنہ کیا جہاں مہتمم موصوف اوردیگراساتذہ کی حسن کارکردگی سے بے حد متاثر ہوئے۔

۲۵/اکتوبر ۱۹۸۱ء: کواسلامیہ کالجیٹ سکول اسلامیہ کالج کے طلبہ کے ایک گروپ نے مولانا محمد سراج فاضل حقانیہ کی قیادت میں دارالعلوم کامطالعاتی دورہ کیا،دفتر اہتمام میں حضرت شیخ الحدیث کی زیارت اورنصائح سے مستفید ہوئے۔طلبہ نے تجوید وقرأت سے بھی حاضرین کومحظوظ کیاگروپ کے سینئر رکن جناب شمس الرحمان بن مولانا عبدالدیان کی خواہش پرحضرت مدظلہ نے اپنے قلم سے نصائح پرمبنی آٹوگراف دیا۔

۲۶/اکتوبر ۱۹۸۱ء: کوپنجاب کے دسٹرکٹ کونسلوں کے چیئرمینوں پرمشتمل ایک اہم وفد نے دارالعلوم کامعائنہ کیااوربے حدمسرت ظاہر کی۔

۲۷اکتوبر ۱۹۸۱ء: ۲۸ذی الحجہ ۱۴۰۱ھ کو ایک عرب بزرگ شیخ عبدالمقیت محمد صاحب الواعظ العام للقواۃ المسلحۃ المصریۃ (مصری افواج کے واعظ عام) دارالعلوم تشریف لائے تبلیغی مرکز رائے ونڈ میں آمد کے بعد اپنے شرکاء سمیت دارالعلوم آکرنہایت محظوظ ہوئے باربار اپنی حیرت ومحبت کے جذبات پرمبنی کلمات سے دارالعلوم کوسراہتے رہے، نمازظہر کے بعد مسجد میں طلبا سے خطاب فرمایا،دفتر دارالعلوم میں احقر نے ظہرانہ دیا،کتاب الآراء میں اپنے تاثرات ثبت فرماتے ہوئے لکھا ہے،وانی اعتقد بانہ فاق الازھر المصری الذی شاع صیتہ فی جمیع البقاع میرااعتقاد ہے کہ یہ ادارہ اس مصری جامعہ ازہر سے بڑھ کرہے،جس کاغلغلہ چاردانگ عالم میں پھیلا ہواہے،شیخ موصوف شام کے وقت واپس ہوئے۔

حقانیہ میں اعلیٰ افسران کے سہ روزہ لیکچرز کاانتظام اوران کاحددرجہ متاثر ہونا

۲۷/سے ۲۹/اکتوبر: کوورل اکیڈمی پشاورمیں ریفرشرکورس کرنے والے پاکستان کے اہم افسران (سی ایس پی) کے ایک گروپ نے دینی ماحول اورتربیت کے پیش نظر دارالعلوم میں قیام کیا، دارالعلوم نے اہم موضوعات پرسہ روزہ لیکچرزدینے کاخصوصی انتظام کیا،حضرت شیخ الحدیث کے درس بخاری میں شرکت کے علاوہ مولانا قاضی زاہدالحسینی صاحب اٹک اوراساتذہ دارالعلوم میں مولانا مفتی محمد فرید صاحب،احقرسمیع الحق،مولانا مصطفیٰ حسن صاحب،مولانا محمد ابراہیم صاحب نے مآخذ اربعہ کتاب وسنت سیرت نبوی حجیت حدیث ، اعجاز قرآن وغیرہ موضوعات پرلیکچر دیئے اس سہ روزہ قیام میں ان حضرات نے نہایت بہتر اثرات محسوس کئے اوراسے علمی ومطالعاتی زندگی کاایک یادگاراورمفیدترین تجربہ قراردیا۔